سوال

(395) کفار کے میلوں میں سامان بیچنے کے لیے جانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ اکثر مسلمان تجار اپنا مال تجارت واسطے فروخت کرنے کا کفار کے میلوں میں ونیز مسلمانوں کے میلوں میں جو پرستش گاہیں مقرر ہیں، لے جاتے ہیں اور نیت ان کی صرف فروخت کرنے مال سے ہے نہ اور کام سے آیا ان کا مال لے جانا درست ہے یا نہیں؟

2۔ اکثر تجارتوں میں دستور ہے، مثلاً کپڑا جوتا وغیرہ کی بیع ہوجانے کے بعد مشتری بائع سے ایک پسہ تھان یا پسہ جوڑا کاٹ لیا کرتا ہے اور بائع جانتا ہے کہ جس قدر پر بیع ہوئی ہے، اس سے ایک پسہ مجھ کو کم ملے گا اور بائع و مشتری سے یہاں مراد کاریگر وسوداگر ہیں، یعنی مشتری سوداگر اور بائع بننے والا تھان کا یا جوتا بنانے والا نہ کہ عام بائع اور مشتری، کیونکہ عام لوگوں میں پسہ نہیں کٹتا۔ آیا یہ کاٹنا پسہ کا درست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسے ناجائز میلوں میں سوائے وعظ و نصیحت، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے کے اور کسی غرض سے جانا درست نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَإِذا رَأَيتَ الَّذينَ يَخوضونَ فى ءايٰتِنا فَأَعرِض عَنهُم حَتّىٰ يَخوضوا فى حَديثٍ غَيرِهِ وَإِمّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيطٰنُ فَلا تَقعُد بَعدَ الذِّكرىٰ مَعَ القَومِ الظّٰلِمينَ ٦٨ وَما عَلَى الَّذينَ يَتَّقونَ مِن حِسابِهِم مِن شَىءٍ وَلٰكِن ذِكرىٰ لَعَلَّهُم يَتَّقونَ ٦٩ ... سورة الانعام

''یعنی اور جب تو اُن لوگوں کو دیکھے، جو ہماری آیتوں میں خوض کرتے ہیں تو تو ان سے منہ پھیر لے، یعنی ان کے ساتھ نہ بیٹھ، یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں خوض کریں اور اگر شیطان تجھ کو (ان سے منہ پھیرنا) بھلادے تو یاد آجانے کے بعد ان کے ساتھ نہ بیٹھ اور جو لوگ کہ ہماری آیتوں میں خوض کرنے والوں ظالموں کے ساتھ بیٹھنے سے پرہیز کرتے ہیں، ان پر ان ظالموں کے محاسبہ میں سے کچھ نہیں ہے، لیکن ان پر ان ظالموں کو نصیحت کردینا ہے تاکہ وہ بچیں۔''

وَقَد نَزَّلَ عَلَيكُم فِى الكِتٰبِ أَن إِذا سَمِعتُم ءايٰتِ اللَّهِ يُكفَرُ بِها وَيُستَهزَأُ بِها فَلا تَقعُدوا مَعَهُم حَتّىٰ يَخوضوا فى حَديثٍ غَيرِهِ إِنَّكُم إِذًا مِثلُهُم ... ١٤٠ ... سورة النساء

''یعنی اللہ تعالیٰ تم پر اس کتاب میں اتار چکا ہے کہ جب تم سنو اللہ کی آیتوں کو کہ ان کا انکار کیا جاتا ہے اور ان کے ساتھ ٹھٹھا کیا جاتا ہے تو اُن (انکار کرنے والے اور ٹھٹھا کرنے والے) کے ساتھ نہ بیٹھ، یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں خوض کرنے لگیں، یقیناً تم انھیں کے مثل ہو، جب تم ان کے ساتھ بیٹھے رہ گئے۔''

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا :

"من کثر سواد قوم فھو منھم "[1](رواہ ابویعلیٰ الموصلی فی مسندہ ورواہ علی بن سعید فی کتاب الطاعۃ والمعصیۃ نقلہ الزیلعی فی نصب الرایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ(۳٤۳/۲)

''یعنی جو کسی قوم کی جماعت کو بڑھائے وہ انھیں میں سے ہے۔''

2۔یہ کاٹنا پسہ کا درست ہے،جبکہ سوداگروں میں اس کا دستور ہے اور بائع پھر اس کو جاتا ہے اور اس پر راضی ہے،کیونکہ ایسے امور میں عرف ودستور پر عمل کرنا شرعاً درست ہے۔

"وَالْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ، إِلَّا شَرْطًا حَرَمَ حَلَالًا، أَوْأَحَلَّ حراما "[2](بلوغ المرام باب الصلح مطبوعہ فاروقی دھلی ص:57)

"مسلمان اپنی شرطوں کے پابند ہوتے ہیں،اس شرط کے سوا جو حلال کو حرام کردے یا حرام کو حلال کردے"

---

[1]۔ نصب الرایۃ (۴/۴۰۳)

[2]۔سنن الترمذي،رقم الحدیث (۱۳۵۲)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ:612

محدث فتویٰ